رجسٹرڈ نمبر اے ۷۱۳

REGISTERD NO. A. 713



M. H. Khan Artist

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال میں پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) خاکروبان مدارس کے ساتھ [illegible] رعایت سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی [illegible] سالانہ قیمت لیجائیگی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ [illegible] نہیں بھیجا جاتا [illegible] کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) خریداروں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے [illegible] ایک پرچہ دیکھ [illegible] ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں [illegible] آپ کے مذاق کے مطابق [illegible] اودھ پنچ میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ [illegible] خریداری جاری [illegible] اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے حسب مطلب اور مذاق کے مطابق معلوم ہوں تو [illegible] آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ [illegible] ایک مشہور [illegible] پرچے کا نمونہ طلب کرنا بھی فضول ہے۔

(۵) طالبان [illegible] اگر [illegible] قیمت کا بار نہیں اٹھا سکتے تو انھیں لازم ہے کہ [illegible] سالانہ خریداروں سے قیمت بھیجیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرا لیں۔ [illegible] فائدہ اٹھائیں [illegible] نامادری یا [illegible] خلاف حمیت ہے۔

(۶) [illegible] کہ ایک صاحب [illegible] ہم [illegible] لیکن [illegible] منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے [illegible] نہیں پہنچ سکتا اور [illegible] کی عادت ہے [illegible] کا علاج [illegible] کہ گم شدہ [illegible] کیا جائے [illegible] ملاحظہ فرمائیں [illegible] مقصود نہیں ہے۔ لہذا [illegible] نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی [illegible] اگر اسکا جواب [illegible] نہ [illegible] جاتا ہے لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو [illegible] جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاک خانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں [illegible] اودھ پنچ کا نام نہیں ہے [illegible] مشتہر کے ذمہ ہوتی ہے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی [illegible] پالیسی کے مطابق ہونگے وہ شائع ہونگے [illegible] نہیں بھیجے جاتے۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں [illegible] مذہبی [illegible] شخصی [illegible] نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خطوط اور [illegible] میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ انکے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ — نمبر ۲۷

مضامین

۲۰،۲۸ جون سنہ ۱۹۳۰ء

اثر خامہ ظرافت شمامہ

(حضرت سید علی خان بہادر اکبر کسٹری گورنمنٹ
ٹیلیگراف ڈیپارٹمنٹ کا جوہر)

کمال لذت جوش جوانی دیکھتے جاؤ
ادھر تو آؤ ذرا دیکھی ......

سوال وصل پر وہ کہہ کے انداز آل پر چپ ہیں
یہ لطف انگلش و ہندوستانی دیکھتے جاؤ

شب عشرت وہ ہیں غم خوار کرو نخرے آتا ہے
مرا ان کا ذرا ایک ایک پانی دیکھتے جاؤ

دکھا کر وصل کے منہ سامنے سے وہ پہلو اٹھاتے ہیں
یہ پالش اور یہ جوتی جگمگاتی دیکھتے جاؤ

غم فرقت میں عادی ہوگئے انھیں کھانے کے
بادی اٹھانے سخت جانی دیکھتے جاؤ

کسی کے در پہ بیٹھے بیٹھے اٹھتے ہوگئے کامل
پیا جاتا نہیں اب دل کے پانی دیکھتے جاؤ

سگ رہ بوڑھے کے انداز اس کوچہ میں پھرتا ہے
رقیب روسیہ کی زندگانی دیکھتے جاؤ

جبیں کے رو کاکلی اکمل وا وز جسم قد ثابت
مرے معشوق کا حسن جوانی دیکھتے جاؤ

رقیبوں کے لئے اب گھی کی بھی بتی کی ڈھیر سکی
یہاں تک ہوچکی ہے اب ارزانی دیکھتے جاؤ

کیا پچھوں لے لیں اور و کہ اکبر اچھا ہے
بھلے دھمکاتے ہو سیلی کی زبانی دیکھتے جاؤ

نشی با جور حوریں مکمل ہم کو بھی خبیا جانیگے
دکھاتے ہیں وہ اب ہم کو جوانی دیکھتے جاؤ

لہ اردو، گوی سی کی گردانتا فطرت مذاق ہو یا ہے
لہ یہی ایک شعرہ ہے اور وہ دیکھو ہاں دو سو کی بات ہو گئی
مشار بھی ارشت ہے جیت بچا تا ماسیر گرفت کہاں ہا
ماہیگی شکل، اتفاق اگر عرضی ان پڑھا مکمل بیت ہے کیجیے ہی

مراسلہ

جناب ایڈیٹر صاحب اودھ پنچ تسلیم!

آپ نے جناب عظیم بیگ صاحب چغتائی بی۔اے
دھنگیسا پر بہت سی فلسفیاں شروع کر دی ہیں لیکن
شاید آپ ان کی طاقت اور اسکیم سے پوری طرح
واقف نہیں ہیں۔ ارادہ ہے کہ وہ ایک گوروں کی
آجنس کالوں کی فوج تیار کرنا چاہتے ہیں جو انکی
پردہ شکنی کا نتیجہ اور انکی کتاب کا حاصل ہوگی۔
انھوں نے عذر ورقا ورد کیا اور وہ ... کیا کہ
عہد مطالعہ (فلا) یہ خیال ہو مطالعہ کی قوت سے
قائم اور وہ اس نتیجہ پر پہونچ گئے ہیں کہ اگر یہ اسکیم کامل
ہوگئی اور لیڈیاں کے ذریعہ سے حواس انگلستان
کی طرح ایک پردہ پوش کالاوں میں عیر قانونی پاپیوں
کے بچے پردہ شکن عورتوں سے جمع کرنے کا ایک کارخانہ
کھولنا پڑے گا اور وہ وقت بہت سخت ہوگا جب
ان بچوں کی تربیت کا بار جناب چغتائی صاحب کو
سنبھالنا پڑے گا۔ انشاءاللہ بھائی کالوں کو ان کی
گرید دیکھیے کہ پچیس سال کے اندر اندر آپ کے اخبار
کو ایک بڑے بھاری فدائی خطرہ کا سامنا کرنا پڑیگا۔
جناب اکبر مرحوم نے پردہ اٹھا کر مردوں کی عقل پہ
ڈالدیا تھا شاید حضرت صاحب چغتائی اب اسکو مردوں
ان کا بوڑھا پردہ انتے کے خواہشمند ہیں اور اچھا نہیں۔

خاکسار

سید سجاد علی نقوی متعلم جنرل ایلیمنٹری آزرس کالج

جناب نقوی صاحب۔ اکبر مرحوم نے کبھی پردہ نہیں
اٹھایا۔ بی بیاں گھر سے بے نقاب نکلیں انھیں
پردہ کی ضرورت نہ رہی پردہ بیچارہ پڑے پڑے
کیا کرتا اسے تو کسی کے چھپانے کی عادت ہے
مردوں کی بے باک اور بے حیا عقل کا وہ بہت
بھائی ہوگیا تھا بیٹھے سے بیکار تھا اسی کو اپنے
دامن میں لے لیا۔ کہئے کوئی شکوہ کہ پردہ بیکار ہے
اگر آپ کا خیال درست نکلا کیا بچا ہے غنیمت
اور ترشی، علامت اصل الاعتقد کے تو ویکے ایک ہی
بڑے نکلے ہیں۔ پس فرمائیے خدمت کی اہمیت ہوگی۔

ادھر یا نہ ہو ۲ اللہ میاں نے دیا ہوتا۔ افسوس تو یہ ہے
کہ نوک یک۔ اسلامی شریعت کا کاٹ چادروں جھپا کے فرنگی
بنانے پر مائل ہیں لیکن اس بارے میں بھی ادھوری
تقلید ہے کیا معنی کہ تہذیب جدید پیٹ سے ہے اور
ذبانا لانے کے واسطے جگہ نہیں ہیں۔
کیا کہیں مسلم یونیورسٹی کہیں خطرے کی راہ ہم تو
سفارش کرتے کہ مردانہ اور جنسے کے لیے تھوڑی سی جگہ
دینے جیسے سید ان میں ان فرجس کو بھی ہو دے ہے

ہاں بچا کر ذرا عیب ماہے

انکے پیٹ میں نئی تہذیب گھس گئی ان پر ملازم ہے۔
اور یہ بنادے ایک "دارالحیالی" بنام پاک
فرزندان ہے ہے۔
بالی بجز افسوس اور کیا عرض کروں۔ خدا غیرت
رکھے عزت رکھے۔

پرفیسر بنام مسٹر چغتائی بی اے علیگ

(نمبر ۲)

مرزا۔ عورتوں کے بال کترواننے کی حدیث عراق انا یہی
ڈھونڈھ لی گر پھر بھی وہ حدیث نہیں ہے وہ بی بی کا تشفیہ
کی زبان مبارک سے ایک لاقہ راوی نے بیان کیا ہے
اچھا تو اسے حدیث ہی کہتے ہو تو حدیث ہی سہی اسی
عالی مرتبہ بی بی نے جو کچھ فرمایا وہ سچ ہے مگر مجھے وہ
تعجب ہوتا ہے کہ آخر اس زمانہ کی عورتوں کی گھروں
پر حجب قبول تھا سے پردہ نہیں اٹھایا گیا تو آفت
نازل ہوگئی تھی جو انھوں نے بال کترواے
گھروا سر پر جھاڑو کی لگا رہے ہیں۔
مسٹر مرزا۔ عورت ذات ہو حسن یا جاہ و سنگار
مردوں سے لگا رکھتا ہے یعنی عورت کا حسن ہی ہے
جسے مرد پسند کرے اور مرد کا حسن وہ ہے جسے عورت
پسند کرے مگر یہ تو نانی ہوں کی آنچل لکھو رہے
شاید اسی وجہ سے داڑھی مونچھ منڈوا کے میاں
کا میاں مرحوم کی روح بن گئے کہ انکی گھروالیوں
نے انھیں اپنی شکل میں دیکھنا پسند کیا ہے
دولھا کی شان کو ادا سے ہی جانا شاہ و ملک اچھا جو کچھ ہو بی بی کی

گر دنیا میں کتنے مرد بھی جو اپنی صورت اور وضع
چاند کی صورت یکساں ہو جانے پر راضی ہوں۔
واسخ مرحوم کہتے ہیں ؎

حسن کی ہٹ ہے ادھر عاشق بھی ہے فرق
جہاں سے گئیں ہزار بال چھاؤں نکیا

وہ تھے عاشق، عاشق کی مجال ہے جو معشوق کی بات پر
بال کی کھال نکالے۔ مگر جہاں کا میاں عاشق نہیں
بنتا وہ تو میاں ہوتا ہے۔ میاں کے ظلم سہنے کے لیے
چند با پردہ لوگوں کی ضرورت ہے۔ میاں تو جب ہوا ہٹ ورد
کبھی کبھا مونچھوں تک ہاتھ پہنچ جاتا تو آخر ان کا
اسکا صفایا کر دیا۔ جب شاید اگر آج بھی گئے تو تجھے
تیرے چند پا کی حفاظت کرتے رہیں گے۔ اور عجب
نہیں کہ میاں خود خشت کی بجائے لا کے اس
وسیلے کو ہاتھ سے جانے دینا گوارا نہ کریں۔
خیر دل لگی تو ہو چکی اب میں کہتی ہوں کہ تم نے
ساری دنیا کو اپنی طرح ایسا بے حیا کیوں سمجھا
کہ کہتے ہو۔

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کوئی صاحب اس مضمون
پر خواہ مخواہ کیوں مذہبی نقطہ نظر سے اعتراض ہے
کیوں دوسرے لوگ ایسا کرتے مذہب ہی چلا
کیے تھے۔ اب ذرا ہم مردوں صاحبان کی اپنی طرف
کا جواب انہی کی زبان میں دیتے ہیں دیکھیں
کرتے والا صاحب اسکا جواب دیتے ہیں؟
اسے تو قرار دیا قول ہم میں کا ساتھ خدا رکھے
انھیں جو انھیں ہرات کو چلا مذہب کی کسی ایک کرتے

میں بھی افتخار کرتے یا جو ڑ نے ہیں۔ نوعمر جو تھا بابا
جیلن افتخار کریں کہ جہاں کس کرسیاں ڈالکر کرنے دیکھی
جٹ سے جٹ کی طرح قرآن میں پڑھو وی ایک
تھے میاں جاٹ انکے صاحبزادے مولوی کے پاس
پڑھتے تھے۔ ایک دن صاحبزادے نے پیچھے بیٹھے
ٹک بندی کی ؎

اس عشق میں کب زینت ہے بجز خستی ہر دو صاحب
میں ہوا کو کوس سنا کر وہ جو گ سنا بیٹھے

ٹک بندی سے مرد تسبیح کا نعرہ بھی استاد نے خوشنما ورد
صاحبزادے کہ کے ان کے بابا جان کے پاس سے گئے
بابا نے پوچھا کیا ہے؟ استاد بولے اب تو بے خبر ہیں
لگے کہ۔ بابا نے ذرا غش کی کہ سنا دو بیٹا۔ بیٹے
نے اکڑ کے فرمایا شعر یہ ہے ؎

اس عشق میں کب زینت ہے بجز خستی ہر دو صاحب
جا کر کوس سنا وہ جو گ سنا بیٹھے

بابا نے مارے خوشی کے اپنی پگڑی سر سے اچھال دی
اور مولوی کی بھی فرمایا۔ شاہ پر جا عشق ہے مردی
لاکھوں لگا دے! اسے بھی کرا دیں؟
مردا۔ پہر دے یا خدا حق سے اچھے مکرم
عورت مسلمانوں کو خون دلادے گی کرو۔ مگر معترض
کو لا وہم بھی نہ مذہب میں زبردستی داخل کرنے والا
سمجھیں۔ گویا وہ اسلام کے دشمن سمجھے۔ بیچاروں
نے بات کی بات دن کو دن نہیں سمجھا ایک ایک
نقطے کے سمجھے میں خود اپنی ایک کردیا شعر

تک تک جو جہاں بیٹھا تھا تھرے اور اپنے سے پیسے
مانگ کی محافل میں سر کا پسینا ایڑی تک بہایا۔ دیکھی
یہ پو پھٹا کیا اور مردوں سے بچنے کا خوف
کے لیے بیگ لانے والوں اور تم خدا دو کس سے
سکے کے اپنی ساری محنت پر پانی پھیر دیا
تم نے بال کترا لے کا دو عوض لیا اور یہ نہ سمجھے
کہ دو کو بنا دسنگار کی ضرورت نہیں پھر جو بھی وہ
عام مسلمانوں کی طرح اور اکثر نہیں کر سکتی اور
دو مرد پر حرام ہو چکی۔ تم نے بال کتروانے کی مخالفت
ڈھونڈی اور یہ سمجھا کہ نصیب بی بی کے اوپر
میں لگے بجائی کا آ ٹھ نگ گیا ہوا جنگ جیل جانے
کے وقت وہ سمجھیں کہ معاملہ کرے کوئی غیر تو آخر
نے کس طرح جانی کو کرسا تھا جو مولوں کو بار بار کا
کھڑی کی طرح غیر مردوں سے ہاتھ ملانے کے لیے پیش
کرتے ہیں تو یہ بھی شریعت کے مطابق ہے یا نہیں؟
بھلا یہ کہاں کا انصاف ہے کہ تم بال کتروانے کی

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۔۔۔ ۱۹۲۶ء

[illegible]

بنام

[illegible]

آج بتاریخ ۔۔۔ ماہ ۔۔۔ ۱۹۲۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم

نایاب اور بیش بہا تحفہ

جناب سید ۔۔۔ صاحب ۔۔۔ ایڈیٹر ۔۔۔ کی
تاریخ تصنیف ۔۔۔ جنگ کی ضرورت ۔۔۔
[illegible]

حکیم سہنس کے تو بیت ہزار گیا بہار

حکایت سے پیچیدہ اس بات کو سمجھا دکر بھی اپنی
ایک محل میں بیٹھی تھیں جس پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ یہ وہ
چہرہ تھا جو محل میں جا دا (کسی) ایسے تیسے کی مجال
دیکھنے کی [illegible] سے اس طرف دیکھنا۔ وہ دولہن
کی ماں کا چہرہ تھا مگر ماں بیٹیوں میں برابر پردہ رہا۔
رفتا گجو دوگے دنیا کیا بناؤ گے وہی جان صاحب
عالی شان ہو گی سے

وال شعر ہو گئی خفت سے منہ کی کھایا
شمار زمانہ ہو چکے ہیں جشن رفائی

خرم کرم خدا کے نبوت کرم کر ضرورت کے وقت ہر ایک
عام چیز حلال ہو جاتی ہے۔ تیسرے دن مردار جانور
کھانا بھی جائز ہے۔ اسلام میں ہمیشہ پردے کا رواج
رہا ہے وہ پردہ نہیں جو ضرورت کی وجہ سے پیدا ہوتا
ہے مجھے ہی برقع چادر بچے اور [illegible] والا
پردہ۔ عرب میں پردہ اسی وقت سے ہے جب سے
پردے کی آیت نازل ہوئی۔ یہ سراسر جھوٹ ہے
کہ عرب میں پہلے پردہ تھا اور جناب حضرت نے
اسے برطرف کر دیا۔ پردہ جاہلیت کی یادگار ہے۔
عرب کی عورتیں پہلے سر بازار منہ کھولے پھرتی تھیں
جب دو قبیلوں میں لڑائی ہوتی تھی اور ایک قبیلہ
کمزور پڑ جاتا تھا تو اس کی عورتیں میدان میں
آگ لگاتی اور گرتی تھا کہ ان کے سامنے
[illegible] چھل چھل اس پر ہوتی تھیں یہ [illegible] کی
لانے کی نشانی تھی۔

غیرت اور شرم اسلام نے انہیں سکھائی وہ [illegible]
پردہ کی قدر کیا جانتے تھے۔ [illegible] کو بھی نسل کا
بچہ لینے کے لیے اپنا سوار کے بڑے بڑے [illegible] کے
پاس سلا دیا (نکاح استبضاع) ایک بائیں [illegible] کا
کھیل تھا۔ دس دس آدمیوں کی کمپ ایک ہی
میں ایک ہی بے حیا لڑکی کے ساتھ نکاح کرتی تھی
جب بچہ ہوتا تو وہ دسوں کے دسوں [illegible] میں
بلائے جاتے جس شخص [illegible] کا باپ ہی صاحب
نے کہہ دیا اسی کے ماتھے یہ لڑکا منڈھ دیا گیا۔
[illegible] باپ کے مرنے کے بعد باپ کی زوجیاں
بیٹے صاحبزادے کو ترکے میں ملتی تھیں وہ وہ [illegible]

سو قبل الاذان کو بے تکلف ہر طرح استعمال کرتے تھے۔
کیوں سرتا؟ یہ پردہ دار وہاں کا بھی ہے۔ سارے بڑے
کا حکم ہونے کے بعد بھی جاہلیت کی یہ حالت تھی کہ چہرہ
اور گھونگھٹ میں چھپا تیں۔ اور سینہ کا ابھار فرتوں کو
چھپانے کے لیے [illegible] تھیں۔ سواء ایک قمیص پہنا کر
[illegible] رکھتے ہے [illegible] میاں نے [illegible]
نے جو سکی ہاتھ کے [illegible] پر [illegible] لگا
[illegible] کیا۔ ان عورتوں کی [illegible] تھی منہ چھپا کر [illegible]
جو دیں اچھالتی پھرتی تھیں۔ خدا ان سے سمجھے۔ اگر


خوف سے تیر نکالا نہیں جا سکتا ہے
سینہ کس کا جو سر میدان چڑھ سکتا ہے

دنیا سے دور ہی رہنے کا طریقہ نہیں قرآن نے
سکھایا تو یہ سب [illegible] بہنوں کی ہری بھری فراکیاں
دن دہاڑے لٹتی رہتیں۔ تاریخ آپ نے ضرور دیکھی
ہوگی۔ یہ بھی جانتے ہیں کہ عورت کے جانے سے گھر
کیوں کر اجاڑ رہا کرتا؟ یہ رسول نادانی کا تصدق ہے
جس کے [illegible] وقت [illegible] سائنس [illegible] کسی نے
سبب پوچھا تو کہا ہائے کیا کہوں سر پر جا پڑی
ہے میری لاش کفن [illegible] ہوگی اور [illegible] کی [illegible]
[illegible] کی نگاہ پڑے گی۔ یہ شکل [illegible]
کر [illegible] کی [illegible] کے آئیں اور [illegible] کے کہا ہے

قمیصوں کے گریبان سے پیوست کیے گئے اور پورے
کمل ہو گیا تب رسول خدا کو اطمینان ہوا کہ
طفیل میں شریف زادیوں کے مردہ دل بھی [illegible]
کی نہ آنے والی نگاہوں کی تیر اندازی سے بچ گئے۔
خدا غارت کرے ان [illegible] پاک ذات شہدوں کو
جو پردہ نہیں [illegible] عورتوں کے سامنے پیش کرکے
گھر [illegible] سے نکلنے [illegible] چاہتے ہیں اور ہمیشہ [illegible] ہیں
یہ سوال کرتے ہیں کہ کیا اسلامی پردہ ہے۔ ملکہ
سبائی کی تو ستی کیا ہے اگر حضرت سلیمان کے [illegible] کی
شکل جو [illegible] کی قید کی [illegible] نہیں رہ سکتی تھا
سبحان اللہ۔ سچ مسلمان ہونے کے بعد ان [illegible]
کے چلن کے خلاف پاؤں [illegible]
اسے ملکہ [illegible]۔

ہے جب میں یہ خیال کرتی ہوں کہ جہاں جہاں
لڑکیاں [illegible] گھر گرتی [illegible] نہیں سکی ہیں
چھپاتے ہوئے مردوں سے رواج کے مطابق ہاتھ
ملانے لگی ہیں [illegible] کے لیے ہوئے [illegible] صاحب ہی
بجلی کی [illegible] کے [illegible] میں [illegible]
پاؤں تلے سے زمین نکل جاتی ہے۔
سفورنا اکام کاج کے لیے نکلنا ضرورت میں [illegible]
جس سے [illegible] الگ اطمینان کے لیے چہرہ
دکھا دیا [illegible] مگر [illegible] مردوں سے ہاتھ
ملا [illegible] انگلی [illegible] عام
[illegible] بھی ضرور ہوگا [illegible]
ہی وقت میں [illegible] جائز نہیں ہے۔ استدلال
کی [illegible] کے بعد [illegible] کے خدا
جانے کہاں [illegible] ہو گئے [illegible] وہ اپنے
نصیبوں کو روئے گا۔ [illegible] خواب دیکھ کر
ہے گے کہ اب مسلمانوں کے [illegible] لڑکیاں نہ
تعلیم یافتہ مائیں بننے کے قابل ہوتی جاتی ہیں اب
گھر میں [illegible]
کی [illegible] کے پابند [illegible]
[illegible] کی جگہ [illegible] کی جگہ [illegible]
کے [illegible] فوارے [illegible]
[illegible] خفقان کے [illegible]

مذہب کی محبت کی رسی میں سارا افغانستان جکڑا جائے گا۔ دوستوں کی صحبت پھیکی ہو کے نہ ہوگی۔ انسانی بول چال کی جگہ شعر اور فلسفے کے چیتھڑے بی بی کی زبان سے جھڑیں گے۔ اصول اور ضابطہ کی ہر جگہ حکومت ہوگی۔ تربیت کی روح سر پر چیل کی طرح منڈلانے گی۔ کوئی بے باک ایسا دیکھا تو وحشی کا خطاب دے گا۔ بی بی کے حسن کی تعریف کیا کرے گا۔ جا کر کرے گا بیان تن کے کہیں گے جو بیرے سو ایسا کے نہیں۔

بیشک یہ باتیں نئے پڑھے ہوؤں کو بھی لبھانے والی ہیں وہ ان فقروں میں جلدی آجائیں گے۔ دنیا میں عجائبات جہان بنانے والوں کی [illegible] گئی ہیں مگر یہ آغاز الوقت تک انجام نہیں پا سکتا۔ اس خواب کی اصلیت تک پہنچ سکتی ہے۔ جب تک تمام اسلامی دستور کی جڑ کھود ڈالی نہ جائے۔ ہر ایک بات سے انکار کرنا پڑے گا ہر ایک اسلامی قاعدے کی آزادی

سالنامہ اور دلچسپ نمبر

اس سال بھی ربیع الاول کے مبارک مہینے میں [illegible] خادم المسلمین کا [illegible] نمبر [illegible] گذشتہ سال [illegible] کی بڑی قدر کی گئی [illegible] آپ کا [illegible] خاص نمبر [illegible] ہندوستان کے تمام [illegible] علماء [illegible] چاہیے۔

عشاق رسول کو دعوت

[illegible] اس نمبر کی زینت بڑھائیں اس نمبر کے خاص مضامین

(۱) عشق رسول (۲) ذکر رسول کی اہمیت و ضرورت

(۳) ہمارا رسول عالمین کے لیے رحمت تھا۔

[illegible]

غیر مسلموں اور عربیوں کو دعوت

[illegible]

مشتہرین کے لیے خاص رعایت

[illegible]

منیجر خادم المسلمین لکھنؤ

میں جھید کرتا۔ اور یہ کتنا ہوا کہ انگلستان کے اسلام اور ترقی کو بچوں تک پہنچا دیا ان کا ترجمان [illegible] کا ساتھ ہے۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ مسلمانوں نے اپنے جیسے [illegible] کو سمجھایا تھا ایک یہ وقت ہے کہ انہیں ترقی کرنے والے مسلمانوں کو ناچار بے علم [illegible] کے حق میں [illegible] کے خطاب ملتے ہیں۔ اگر یہی ہونا ہے کہ دوسروں کی جرات دیکھی جائے [illegible] تو بہتا تم کوئی نہ تھے تاریخ کی کتابوں سے واقف نکال [illegible] سب جھوٹی ہیں تم اب کچھ نہیں ہو۔ اب تمہارا مذہب ہی وہ نہیں ہے جو اگلوں کا تھا۔ تمہارے بیٹے [illegible] اور نانا کی [illegible] تہذیب کے خلاف [illegible] کے صرف گردن جھکایا کریں گے وہ بھی [illegible] میں ایک دفعہ [illegible] اور پاک کو قبول کرنے پائیگا [illegible] شریعت کی رو سے حلال کر کے لائیں گی۔ [illegible] کا گوشت پیٹ میں اترے گا۔ اور جائز ہو کے اترے گا۔ یہ مہذب ملکوں کے دستور اور ترقی کی علامتیں ہیں۔ اور جو نہ سمجھ ہو تو کہہ دو نصیبوں میں کوئی بجلی تھی۔

مولانا اس ملک کی ترقی اور بے قیدی پر ہر شخص ہر وقت نازاں ہے ایمان سے کہنا کیا انھوں نے ایسی ہی بے قیدی کر کے ترقی کی تھی؟

اب میں تم کو بعض لفظوں کے معنی سمجھاتا ہوں جو بیچ میں تمہارے دشمن بولتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

[illegible]

[illegible]

نور المسلمین

منطق آرا بیگم بنام گورنر بمبئی

لاٹ صاحب۔ واللہ تم تو سخت گرم مزاج ہو۔ اتنا غصہ؟ آخر یہ اتنی خفگی کس بات پر ہوئی؟ کس بات سے غصہ [illegible]

غصہ حرام ہے۔ مگر پی جانے سے حلال ہو جاتا ہے۔ میں ابھی ابھی تک [illegible] ہے بار دولی والے تمہارے نزدیک کیسے گنہگار ہیں۔ انھوں نے کیا قصور کیا ہے۔ کہ تمہاری حکومت نے ان کی گردنوں پر طاقت سے زیادہ بوجھ رکھ دیا ہے کہ تم اضافہ کئے گر پڑے۔ یہ بوجھ ان پر گر پڑا۔ ان میں سکت نہیں تو کیوں نہیں اور مزاحمت کا حق کرتے۔ کوئی فرض نہیں ہوتا۔ یہی کمال ترقی ہے۔ نیلام ایک دن میں۔ گر [illegible] ہو گیا ہے۔ [illegible] کوئی کہاں [illegible]

آسامیوں پر ہمیشہ ہوتی رہتی ہیں۔ مگر آج تک ایسے آسامیوں کو کسی نے باغی نہیں کہا۔ نہ یہی کہ فلاں آسامی کا نوں کی تو ہین کرتا ہے۔ تمہاری حکومت نے بار دولی والوں پر لگان بڑھایا وہ دے نہیں سکتے۔ زمین چپاتی نہیں کہ کوئی لپیٹے کے بھاگ جائے گا۔ تم زیادہ سے زیادہ یہی کر سکتے ہو کہ املاک ضبط کرو۔ پھر وہ تو پہلے ہی سے وحشی جھیلنے پر آمادہ ہیں۔ دیوانی اصول کے قانون میں یہی کہا ہے۔ بار دولی کے زمینداروں سے کوئی فوجداری خطا نہیں ہوئی۔ وہ مار نے پیٹنے نہیں گئے کہ فوجداری کا قانون کام آئے۔ یہ بتاؤ کہ جب مال دیوانی فوجداری تینوں قانون اس بارے میں

پارس

ہر ہفتہ اردو کے مفید پالیسی کو پیش کرتا ہے۔ وہ اپنے گراں قدر مضامین کی وجہ سے ہندوستانی صحافت میں خاص امتیاز رکھتا ہے۔

پارس ایک ایسی شاہراہ پر گامزن ہے۔ جو ترقی اور مسرت کی طرف لے جاتی ہے۔

مشاہیر اہل قلم حضرات اپنے شاہکاروں کی اشاعت بمسرت قبول فرماتے ہیں اور پارس کو ہندوستان کا بلند پایہ اخبار تسلیم کرتے ہیں۔

ضخامت ۲۰ صفحے سائز [illegible] فی پرچہ مفت۔ چندہ سالانہ تین روپے۔

منیجر پارس [illegible] لاہور



کما کے ٹکر ہو گیا موٹر فنا ہے غنیمت یہ کہ ہم موجود ہیں

(ہفتۂ گزشتہ میں آخر کار سر بمبئی نے اپنے تدبر کی گھڑی کھول کے رکھ دی اس گھڑی میں سوزن بھی گر گئی ہے نہیں ہے کیا ؟ درج قسمت کی قیمتی)

پیچھے ہی رہ گئے تو تمہارا کیا کہنا کہ :-

"ہماری فرقہ وار طور پر کی گئیں تو حکومت قانون کروا دیں ہے گی۔ اور یہ مناسب ہو گا کہ عمل ہو گیا۔" بالکل عقل کے خلاف ہے۔ ستر ہی وہ کوئی قانون بنا نہیں جو تمہارے دل میں ہو کیا سبق کہ جس زمانے میں تمہاری قوم نے ہندوستان میں قدم رکھا اس زمانہ میں عام رعایا کے دل پر اس طرح قبضہ کیا کہ بادشاہوں اور مہاراجوں کے ظلم اور نا انصافی کا مرثیہ پڑھ کے خود بھی روئے اور انہیں بھی رلایا۔ آج تم جس قانون کا اعلان دے کے ہر طرح کی قوت حکومت کا رعب قائم رکھنے کی دھمکی دیتے ہو وہ ہی قانون تو ہے جس پر مغلیہ بادشاہ عمل کرتے تھے فرق اتنا ہے کہ جب رعایا نے سرکشی نہ کی تھی اب کی تھی ہے۔ وہ تلوار کا جواب تلوار سے دے کے بڑے ہو جاتی تھی۔ یہ تلوار کا نام بھی نہیں لیتی خاموشی اور تحمل سے تلوار کا کام لیتی ہے۔

رولیٹ صاحب کا لیٹ کے ہونے والا قانون کیے کر دستخط کرتا ہے اور دی ہے سکو ہوتی ہیں ہم کو ہزار پانسو کی جا بجا گئیں تھوڑی تھوڑی ہوتی پاس پڑوس کی جو دو سلطنتوں نے نام رکھا دونوں نے نیچے انگلی دبائی ہے سمان کر دو اور بھول جاؤ گا سبق وہ کرتا ان کا شکر رہتا تھا۔ سو ایک ذرا سی منطقی غلطی کی کارستانی ہے۔

لگان میں رنا جائی دینا نئے علاوہ سو ۱۰ گر جا تا ہو بھی قانون ہے اور رولیٹ کمیشن کی جو مصنفانہ کارروائی ہو جو قانون بنا تھا وہ بھی قانون تھا۔ بادشاہ بار بار کی لڑائی نہ جیسے رعایا لڑی تھی نہ آج لڑنے پر آمادہ ہے وہ شاہ صاحب بھی یار اس لئے آئے ہو اور ملی جنگ بنی ہوئی ہو کے لیے آئے تھے۔ پنجاب میں ایک کا کیا قصور ہو چکا ہی تھی جس قابل حکومت متحد ہو گی گئی میں تم سے چھپا ہوا تھی ایسی کہ ہم لوگ کسی حکومت ہیں ہے اور اس کی سی ہیں تمام عمل کے ذمہ حکومت کر کیا جاتا ہے جو یہ اخلاق رکھے تو پھر تمہاری باتوں سے تو عمل میں سچ کیوں بچے۔ اس بات کو خوب پیدا ہو گیا ہے کہ تم کو کوئی بڑے منطقی نہیں ہو اور سلامتی سے تمہارے ساتھی سیاسی پر کس میں پڑا ہوا ہو گیا۔

دنیا کی بھی کچھ لیاں ہی ہے ہیں۔ مدینہ طیبان والے باغ کے واقعہ پر بارہ دی کہ وقت کو لیا اس کر بیٹھے مسلمان سنگا پور سا ہے کہ بارہ دی اٹھ گئے ہیں پر زمانہ لگان دو پہلے ہو ہے تو تر قی ہو جا ہے۔ شیخ علی عمران کا یہ مدار کی تھی نہ ہو سکا تو یہاں مال اور جان بچانے کی نہ بچے آ جا کسے نظر وں نے لگان دیا اور کوئی تعجب کی بات ہے کہ ان کی حالت دوسری اطراف ہیں بہت زیادہ گر گئی ہے۔ انہیں زمینداروں اور کاشتکاروں سے کوئی ہمدردی نہیں ہوتی ان کا یہ حال ہے وہ ہوتے مشکل سے کوئی زمیندار یا کاشتکار ایسا ہے کا جس کا گھر بیچ کے برباد نہ ہو۔ اتنی ہی ایک طرف لڑ رہا تھا دوسری طرف نئے بندوبست پر جو حاکم تعینات کیے جاتے ہیں وہ اپنی بھلائی اسی میں دیکھتے ہیں کہ جہاں تک ہو لگان بڑھا کے مدد بڑھوا لیں۔ خطاب حاصل کریں اعلیٰ حاکموں کے سامنے سرخرو ہوں زرخوشنودی کا پروانہ لے کر تان بہادر ہوں۔۔۔۔۔۔

پر حکومت وقت کی خیر خواہی وفاداری یا ہوشیاری محنت کی خاطر ہے۔ اب وہ زمانہ ہے نہیں کہ زمینوں سے کچھ ملتا تھا اور بڑی محنت کی تھی علاوہ جو ملتا تھا لگان کا کم اگر وہ بیچ پر جانے بڑھ گئے تو خیر بھی اسی طرح سے دے دیں ہے۔ اب تو گنتی کی جگہ خاک کر اڑتی ہے ایسی اور وہ باز کا کچھ بھی نہ تھی۔ سر الفرڈ لائل صاحب جب یہاں وہ کے لفٹنٹ گورنر تھے تو بندوبست میں پہلا ضلع کے ایک گاؤں پر لگان رقم اتنا بڑھا گیا کہ آمدنی سے بڑھ گیا۔ بیچارے زمیندار نے عدالت میں مقدمہ دائر کیں مگر ایک نہ چلی جان جان سے مقدمہ گیا حاکم بندوبست کی رپورٹ آخر صدر تک بھی گئی آخر تنخواہ کا گاؤں کا زمینداروں نے لفٹنٹ گورنر کے نام درخواست دی اور جیسا اس کی نقل کے ساتھ ایک عرضی لفٹنٹ گورنر کی خدمت میں بھیجی کہ حضور ہم اتنا سب ہم لوگ آ کر ہو گئے ہیں یہ حاضر ہو تحصیل وصول آپ کے ہاں سرکاری کاغذ دے کے کچھ بچے وہ آپ کا ہی ہے بخشا بخشا ہی ہے۔ بخشا۔ لفٹنٹ گورنر صاحب آدمی نیک اور عقلمند تھے بات کی تہ کو پہنچ گئے اور خاص حاکم تحقیقات کو مقرر کیا انہوں نے رپورٹ کی کہ اس گاؤں کا لگان بہت زیادہ ہے

آمدنی کم ہو زمین ادھر ہونے کے سبب سے آبادی کے قابل نہیں پانی بھی نہیں ہے جو لگان اس پر تھی وہی زیادہ ہے۔ انصاف کیسا ایسے صاحب پہلے کی مالگزاری بھی اور اتنی رو پیہ کے حساب سے گھٹانی پڑی۔ بھلا پہ ہر گز کام نہیں دیتا جب کسی قانون پر عام رعایا نہیں چلتی کوئی تحریک یہی ہے کہ نا راضی ہونے والوں کو اپنے ساتھ کام میں شریک کر لو اور قانون کی سرکشی تک زیادہ ہو جب تک مدد کا وہ وہ پانی کا پانی نہ ہو جائے۔ اس قسم کے قانون فائدے جن میں نقصان کا لحاظ اس نوحکمت اور ہوشیاری کر عمل نہ اگر اور اور دوسری جانچ کے بعد جائیں کچھ اچھا نتیجہ نہیں رکھتے بات بڑھ جانے پر ان کا اثر رہتی ہے ہو دو مشکل ہے اور مگر وزیر کا نام رکھ کے کہا ہوا ہے۔

حکایت کہتے ہیں کہ سعد الدولہ کی صحبت میں محمد بن جریر عقیل قبیلہ کا رئیس آیا سعد الدولہ نے خاطر داری کی بٹھایا صحبت گرم ہوئی بات میں بات نکلنے لگی آخر عربوں کی ہوشیاری کا ذکر شروع ہوا۔ عقیل نے بیان کیا کہ سکے بھائی تبعون میں ایک شخص کی پیٹھ اسطرح آدمی ہوتی تھی جیسے پھنچے لگائے گئے ہوں سبب پوچھا تو کہا کہ میں کسی ہوت پر عاشق تھا لڑکی والے اس بات پر راضی نہ ہوئے کہ جب تک مشکیزہ عرب میں نہ رہا سو وقت تک نکاح نہ ہو گا۔ اے عاشق کیا کچھ بچا ہے ہو نہ کر یا جو لے وہ تھوڑا ہے میں نا خوف پھر کر یا زمین اسٹیکہ کے مالک جس مقام پر مقیم تھے وہاں پہنچا سوچا کہ گھر میں ایک کوٹھڑی میں عقیل ہے مالک نے عقیل کے پاس ہی خیمہ کھڑا کیا ہے اس میں رہتا ہے۔ دن تھا خیمہ خالی پایا تو جو پاؤں نہ گیا ایک کونے میں دل زور تھا سو اچھی طرح چھپ بیٹھا رات ہوئی مالک خیمہ میں آیا گھر والی کھانا پکا کے ساتھ لائی دونوں اندھیرے میں کھانے بیٹھے یہاں بھوک سے آنتیں قل ہو اللہ پڑھ رہی تھیں رہ نہ سکے خیر سے میں نے اپنے ہاتھ بڑھا کے بسم اللہ دل میں کہہ کے کھانے میں شریک ہو گیا اگر جو ہاتھ مرد کے ہاتھ سے لگا اس نے پوچھا کون

بکری کی جدہ نے دوسرے ہاتھ سے عورت کی کلائی پکڑی عورت چلائی کہ آپ تھیں کیا ہوگیا ہے اتنے میں ہاتھ کھینچا تھا اور کچھ لال لڑی جاتی ہے سمجھ آجائے گی میاں جھک کر بی بی کا ہاتھ اُٹھایا تھا مجھ سے یہ بی بی کا ہاتھ دیکھ بی بی نے دبنی کا ہاتھ سمجھ کے میرا ہاتھ تھام لیا میں نے جھٹ سے اپنا ہاتھ بیبی کے ہاتھ سے چھڑا لیا اب کی میاں نے دو ہائی دی کہ عورت کچھ پاگل ہوئی ہے میرا ہاتھ کیوں توڑے ڈالتی ہے۔

بی بی میرے ہاتھ سے دست بردار ہوئیں میں نے ایک ٹھوکر ہاتھ اٹھایا۔ لکی ناظم ہوا۔ میتیل کی بتی سرہانے رکھ کے بی بی لیٹیں گیا دیکھتا ہوں کہ تمھی کو دو تین کنکریاں کسی نے خیمہ کے اندر پھینکیں بی بی صاحب دبے پاؤں اٹھیں اور خیمہ سے باہر نکل گئیں میاں بے خبر سوتے تھے بندہ نے کپتی اٹھائی اور اصطبل کی راہ لی ایک درخت کے نیچے بی بی صاحب کا ملازم حبشی غلام سے تنہا کی کر رہی تھیں۔ سمجھا اس سے کیا میں نے تعل کھول کر رسی کی لگام گھوڑی کے منہ پر چڑھائی اور کود کر پیٹھ سے باہر نکلا تو بیبی کی آواز سے بی بی اور غلام کی مستی فرو ہو کے غائب ہوئی اور گل کر لو پیا۔ چوبدار نکلے اور ساتھ صاحب خانہ بھی باہر نکلے بندہ نے گھوڑی کو ایڑ دی وہ ہوا سے باتیں کرنے لگی مگر پیچھے پھر کے جو دیکھتا ہوں تو صاحب خانہ بھی ایک ادیان پر سوار میرا پیچھا کیے چلا آتا ہے تو وہ اتنا قریب آگیا کہ نیزے سے میری پیٹھ ٹٹولنے لگا مرتا کیا نہ کرتا جو اسباب تھا میرے پاس تھوڑا تھا اسکے پاس بڑا تھا میں آگے وہ پیچھے نیزہ بازی کا سلسلہ اتفاق کی بات کہ بیچ میں ایک بہت بڑی نہر پڑی میں نے گھوڑی کو شہ دی وہ تڑپ کر گھوڑا سب کا سوار بچا تھا پانی دیکھ کے جھجکا گیا۔ ادھر میں ہنستا ہوا چلا گیا کہ یہ گھوڑی تمھی ساس ہوا دکھلا لیجئے غرض صاحب خانہ دور سے کہنے لگا کہ میں تمھیں کہتا ہوں یہ گھوڑی تمھاری قسمت ہے۔ اچھا جو تمھارا ہوں کو ایسا جانور میسر نہیں۔ اے جوان تیرے پار پکڑنے کی قیمت ایک ملک کے خراج سے زیادہ جھکا جا رہا ہوں تماشے کے وقت کوئی اُس کی گرد تک نہ پہنچے۔ یہی تو گھوڑی

اس پر سے ہم لوگ اُس گھوڑی کی جھری پر سوار تھا۔ بندہ بہ صلاحیت سمیٹی ملک کا تخت ہے اور آپ اچھا۔

الا کہ حضرت آپ کا احسان میری گردن پر ہمیشہ رہے گا میں سن پیچھے دل حال سے اختیار کر کے اولاد صاحب خانہ جانا کہ کہنے لگا خدا مجھے سمجھے کم بخت شوم قدم گھوڑی تو ہو ہی چکا تھا اسکے ساتھ ہی غلام کی جان بھی لی اور گھر ہی اجاڑا۔

واقعہ صاحب غرض کر دو کہ حکومت کی سالگرہ پر شکایت ہے منجیر من ناتوانی وضرف خود غرض ابلکا ہیں جو ساٹھ حاکم بھی گھوڑی کے مالک ہوگئے ہیں نہیں ہے یہی کہ صیتی کون ہے اور بلی کون گزرتا کر سکتی ہوں کہ جو مالک کے ہو نیز سے بازی ہے جو دل کی پیٹھ ٹھیک کردی جائے تب بھی گھوڑی واپس نہ ملے گی غلام قتل ہو گئے اور گھر ویران۔ جھانڈا پھوٹنے پر خلیفہ کے مالکوں نے معاف کرو اور بھول جاؤ۔ کہہ کر کے قانون مسترد کیا اور اس سے کیا ہوگا؟

لہذا مناسب ہے کہ صوبہ کی رسیدیں جتنا جتنا لگان پڑھا ہے اتنی ہی مدیں جمع کر کے اسکی رسید حصہ وار لگان کی۔ فرما دو ملنے۔ اسکے بعد فوراً ایسی تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرو جس میں اور عام رعایا کی اعتبار ہو کیسی ہی تباہی کے شکنجے سے بچے فوراً کرے تو کیا عجب ہے کہ سہ

وقت ضرورت چو نماند گریز

دست بگیرد سر شمشیر تیز

کی نوبت نہ آئے تھا تمام ہوا کا کلام جب بیچ کہتی ہوں کہ سلف کے فن میں دلیلوں کی قسمیں بیان کی گئیں ہیں سب کا تیں میں صفات ذاتیں کہیں اس دلیل کا وجود نہیں کہ تمھیں ہی ہم ہو سکتے ہیں یہ بھی صحیح ہے ہمارا آمین ہی کہتا ہے نہ لوگ تو جاتے ہیں مشین گن سے کرتے ہیں فیر اور مرتے ہیں۔ میں بھی حکومت کی خیر خواہ ہمیشہ ٹھیک راستہ دیتی ہوں۔ اشرنے ہر حالت میں آج تک نیت بخیر رکھی۔

سمجھانے سے تھا مجھے سروکار

اب مانو نہ مانو تم ہو مختار

المختصرات

پیرس کی عورتوں میں ایک نئی وبا پھیلی ہے یعنی پاؤں جاتی کے ذریعہ سے خوبصورت بنایا جاتا ہے میں کئی گھوڑیوں نے جمال اسپیس پھنگیا گھوڑا لانا مبارک ہو۔ انشاء اللہ خلل تھا مرغوبانہ کا سلسلہ تھا سر زندہ گھوڑی پگڑی تھی اور سرکے جواب پاؤں کی باری آئی۔

تیرا سو میرا میرا سو میرا ہی میرا۔ انڈیا لا اور طاقت کے مقام پر تو صداقت یہی ہے کہ معاف کرو اور بھول جاؤ۔ مگر حکومت پنجاب خود اپنے نسیان، اتفاق اور عفو کا ثبوت یوں دے رہی ہے کہ مارشل لا کے زمانہ میں گلی گلی انصاف کے جلتوں پر بدنصیب جیل خانہ بھیجے گئے تھے وہ اب بھی تک نسیان اخلاق کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ معاف نہیں کیا تو فیر یہ حقیقت ہے کہ قید کر کے بھول گئی۔

ایک فوجی جنرل نے ریچھ کا پیٹ چاک کیا تو اس میں سے کئی اخباروں کا تراشہ سیکڑوں اللہ نے نکلے عزت کا خیال ہے کہ جو ہو جرمن کم بخت بالشوکی پراپیگنڈا بڑی شکل میں ہے جان ہے جو ہماری بالشویک تک پہنچ جاتیں چلتے ہیں۔ اگر ریچھوں کے پیٹ ملک کے زندہ تھیلے بن گئے اور اس طرح پر پروپیگنڈا شروع کیا گیا تو بڑی ہوگی۔

اضطرار کے بغیر سوال تو ہے حرام مگر یہی زمانہ عیب نیست کہ گروں میں سوال ہے کونسلوں میں سوال ہے اخباروں میں سوال ہے گھر میں سوال ہے باہر سوال ہے چنانچہ پانیر میں ایک گورا سے جو سائل سوال کرتا ہے۔

یہ کیا ہندوستانی عوام لیڈروں کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ قانون کی مخالفت پر لوگوں کو اکساتے ہیں بارہ ولی والے گو اسا ترکہ کون باندھ پر رکھتے ہیں کہ خاموش ہی جواب دیئے جاؤ۔ اضافہ ناجائز ہے لہذا یہ بتاؤ کہ کیا کوئی ناجائز قانون بھی تعمیل کے قابل ہوتا ہے؟

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی لگائی اور لکھے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا خزانہ کتاب میں کھینچ رکھا ہے

استاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگون کی دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین اُنسے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر [illegible] کتاب کے [illegible] نہایت صاحت [illegible] کتاب مین لکھ دیے گئے [illegible] ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم [illegible] یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ [illegible] آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا نتیجہ اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادون [illegible] قیمت پانچ روپیہ۔
حصہ اول کی قیمت [illegible] فی جلد۔ محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ